بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلی غوث الاعظم کون ھے؟

۔ عبدالقادر جیلانی کی تعلیمات کا قران و حدیث کی روشنی میں ایک جائزہ ۔

اُمّت مسلمہ میں زبردستی ایجاد کردہ بہت سے مذہبی تہواروں میں سے ایک اور تہوار یعنی بڑی گیارہویں شریف کی آمد آمد ہے۔ یہ تہوار ہر سال ماہ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو مشہور صوفی شیخ عبدالقادر جیلانی، "المعروف غوث الاعظم" کی سالگرہ کی خوشی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ بریلوی فرقے میں اس بدعتی تہوار کی محبت اتنی شدید ہے کہ انہوں نے اس اسلامی مہینے کا نام ہی بدل کر "ربیع الغوث" رکھ دیا ہے بالکل ویسے جیسے انہوں نے اس سے پچھلے اسلامی مہینے یعنی ربیع الاول کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سالگرہ کی مناسبت سے بدل کر "ربیع النور" رکھ دیا ہے کیونکہ اس فرقے کا ماننا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اپنی ذات کے نُور سے تخلیق کیا یعنی مبالغہ آرائی میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ خالق اور مخلوق کا فرق ہی ختم کر دیا۔

لفظ "غوث" کے معنی مددگار کے ہیں اور عبدالقادر جیلانی کو غوث الاعظم کہا جاتا ہے یعنی "سب سے بڑا مددگار"۔ ہمارے خیال میں تو یہ لقب اور اس جیسے دیگر تمام القابات صرف اور صرف اللہ کی ذات کے لئے ہی مناسب ہیں کہ سب سے بڑا مددگار، مشکل کشا، داتا، دستگیر، گنج بخش، غریب نواز، بگڑیاں بنانے والا، بیڑیاں پار لگانے والا تو صرف اور صرف اللہ باری تعالیٰ ہی ہے لیکن پھر بھی یہ فرقے اللہ کی ذاتی خصوصیات اور صفات کو انسانوں اور وہ بھی مردہ انسانوں سے وابستہ کر لیتے ہیں اور پھر انہیں مدد کے لئے پکارنے لگتے ہیں۔

لہٰذا نتیجہ یہ کہ لوگ آج ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو چھوٹی گیارہویں مناتے ہیں اور ہر سال ۱۱ ربیع الثانی کو بڑی گیارہویں منائی جاتی ہے اور اسی مناسبت سے عبدالقادر جیلانی کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے اور یا پھر انہیں دعاؤں میں وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ مشرکین مکہ کا بھی اپنے اکابرین کے حوالے سے یہی عقیدہ تھا اور وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آج امت میں ہر طرف پھیلے شرک و بدعت کے اس فساد کی جڑ دراصل قبروں میں مدفون انسانوں کو زندہ ماننے کا عقیدہ ہے جن کے حوالے سے یہ مانا جاتا ہے کہ یہ اللہ کے برگزیدہ لوگ جنہیں قبر میں اترنے کے لئے تو چار لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے لیکن قبروں میں جا کر یہ زندہ بلکہ زندہ انسانوں سے زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں اور پھر اپنے پکارنے والوں کی پکاروں اور فریادوں کو براہ راست سنتے ہیں اور انکے لئے اللہ سے دعا اور سفارش کرتے ہیں۔

ہم نے اس بلاگ پر بدعات کے حوالے سے پہلے ہی کافی کچھ لکھ رکھا ہے لیکن اس مضمون میں ہمارا مقصد عبدالقادر جیلانی کی کچھ تعلیمات کو قران و حدیث کی کسوٹی پر پرکھنا ہے اور یہ اسلئے کہ انہیں موجودہ امت میں تقریباً تمام فرقوں بشمول بریلوی، دیوبند اور اہلحدیث و سلفی وغیرہ میں نا صرف یکساں مقبول حاصل ہے بلکہ بڑے نامی گرامی عالم دین، روحانی شخصیت اور شیخ مانے جاتے ہیں۔ ہم ذیل میں عبدالقادر جیلانی کی کچھ تعلیمات جو انکی مشہور زمانہ اور متفقہ علیہ کتاب غنیتہ الطالبین سے لی گئی ہیں سے کچھ اقتباسات سکین تصویروں کی صورت میں پیش کر رہے ہیں تاکہ قران و حدیث کی روشنی میں انکا جائزہ لیا جائے۔

عبدالقادر جیلانی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو وسیلہ بنانے کا عقیدہ

مندرجہ ذیل سکین صفحے پر سورۃ النساء کی آیت ۶۴ کی روشنی میں عبدالقادر جیلانی اللہ سے دعا کرتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی قبر پر یا رسول اللہ کہہ کر پکارنے یا مخاطت کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

http://therealislam1.wordpress.com/

غنیۃ الطالبین ۳۴

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ کَمَا بَلَّغَ رِسَالَتِکَ وَتَلٰی اٰیَاتِکَ وَصَدَعَ بِاَمْرِکَ وَجَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِکَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِکَ وَنَھٰی عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَعَادٰی عَدُوَّکَ وَوَالٰی وَلِیَّکَ وَعَبَدَکَ حَتّٰی اَتَاہُ الْیَقِیْنُ - اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ لِنَبِیِّکَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (سورۂ نساء آیت ۶۴) وَاِنِّیْ اَتَیْتُ نَبِیَّکَ تَائِبًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَۃَ کَمَا اَوْجَبْتَھَا لِمَنْ اَتَاہُ فِیْ حَالِ حَیَاتِہٖ فَاَقَرَّ عِنْدَہٗ بِذُنُوْبِہٖ فَدَعَا لَہٗ نَبِیُّہٗ فَغَفَرْتَ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ عَلَیْہِ سَلَامُکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَرْحَمَنِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَوَّلَ الشَّافِعِیْنَ وَاَنْجَحَ السَّائِلِیْنَ وَاَکْرَمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا اٰمَنَّا بِہٖ وَلَمْ نَرَہٗ وَصَدَّقْنَاہُ وَلَمْ نَلْقَہٗ فَاَدْخِلْنَا مُدْخَلَہٗ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَہٗ وَاسْقِنَا بِکَاْسِہٖ مَشْرَبًا رَّوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لَا نَظْمَاُ بَعْدَہٗ اَبَدًا غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَاکِثِیْنَ وَلَا مَارِقِیْنَ وَلَا جَاحِدِیْنَ وَلَا مُرْتَابِیْنَ وَلَا مَغْضُوْبًا عَلَیْھِمْ وَلَا ضَالِّیْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ شَفَاعَتِہٖ -

ہے۔ الٰہی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ فضیلت اور اونچا درجہ عنایت فرما اور وہ مقام محمود بھی جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ الٰہی (عالم) ارواح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر اور (عالم) اجسام میں آپ کے جسم پر ایسی ہی رحمت نازل فرما۔ جیسا انہوں نے تیرا پیام پہنچایا۔ تیری آیات کی تلاوت کی۔ تیرے حکم کا بلند آہنگی سے اعلان کیا۔ تیری راہ میں جہاد کیا۔ تیری فرماں برداری کا حکم دیا اور نافرمانی سے روکا۔ تیرے دشمن سے دشمنی اور تیرے دوست سے دوستی کی اور روز وفات تک تیری پرستش کی۔ الٰہی تو نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے متعلق فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ وہ آپ کے پاس آ کر اللہ سے گناہوں کی معافی چاہیں اور پیغمبر بھی ان کے لئے طلب گار عفو ہوں تو وہ اللہ کو غفور الرحیم پائیں گے۔ اب میں تیرے نبی کی خدمت میں توبہ کرتا ہوا معافی کا طلب گار ہو کر حاضر ہوا ہوں اور تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے ان لوگوں کیلئے واجب کر دی تھی جو تیرے نبی کی زندگی میں ان کے پاس حاضر ہو کر گناہوں کی معافی کے طلب گار ہوئے اور نبی نے بھی ان کے لئے معافی مانگی اور تو نے ان کی مغفرت فرما دی۔ الٰہی میں تیرے نبی کے وسیلہ سے جو نبی الرحمۃ تھے۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف فرما دے۔ الٰہی میں تیرے نبی کی طفیل تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے ان لوگوں کے لئے واجب کر دی تھی۔ جو تیرے نبی کی زندگی میں ان کے پاس حاضر ہو کر گناہوں کی معافی کے طلب گار ہوئے اور نبی نے بھی ان کے لئے معافی مانگی اور تو نے ان کی مغفرت فرما دی الٰہی میں تیرے نبی کے وسیلے سے جو نبی الرحمۃ تھے تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف فرما دے اور مجھ پر رحم کرے۔ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنے والوں میں سب سے اوّل درجہ والا۔ سب دعا کرنے والوں سے زیادہ

یعنی باوجود اسکے کہ نبی آخرالزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئے صدیاں بیت چکی ہیں، عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

اب میں تیرے نبی کی خدمت میں توبہ کرتا ہوا معافی کا طلب گار ہو کر حاضر ہوا ہوں۔ الٰہی میں تیرے نبی کے وسیلہ سے جو نبی الرحمتہ تھے، تیری طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف فرما دے۔ الٰہی میں تیرے نبی کے طفیل تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے ان لوگوں کے لئے واجب کر دی تھی جو تیرے نبی کی زندگی میں ان کے پاس حاضر ہو کر گناہوں کی معافی کے طلب گار ہوئے اور نبی نے بھی انکے لئے معافی مانگی اور تو نے انکی مغفرت فرما دی۔ الٰہی میں تیرے نبی کے وسیلہ سے جو نبی الرحمتہ تھے تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ **یا رسول اللہ** میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ میرے گناہ معاف فرما دے اور مجھ پر رحم کر۔ غنیتہ الطالبین، صفحہ ۳۴

اور آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اس حوالے سے اللہ اپنی کتاب میں ہمیں کیا حکم دیتا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَـٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

اور اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکے اور نہ انہیں نفع دے سکے اور کہتے ہیں اللہ کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں کہہ دو کیا تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اسے آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بلند ہے۔ سورۃ یونس، آیت ۱۸

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے چھ روز میں بنایا پھر عرش پر قائم ہوا تمہارے لیے اس کے سوا نہ کوئی کارساز ہے نہ سفارشی پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔ سورۃ السجدہ، آیت ۴

عبدالقادر جیلانی اور تعویذات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذات سے سختی سے منع فرمایا۔

عبدالرحمٰن بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مجھے کوئی غرض نہیں اس بات سے کہ اگر میں تریاق پی لو یا تعویذ لٹکا لوں یا اپنی جانب سے اشعار کہوں۔ ابو داؤد، باب طب

عیسٰی بن حمزہؓ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیمؓ کے پاس عیادت کے لئے گیا وہ "حمرہ (سرخ بادا)" کی بیماری میں مبتلا تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ حمرہ کے لئے تعویذ کیوں نہیں لٹکا لیتے؟ تو انہوں نے کہا کہ تعویذ سے اللہ کی پناہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی بھی چیز لٹکائی تو وہ اسی چیز کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ابو داؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۹، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۸

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تعویذ، گنڈے وغیرہ سب شرک ہیں۔ ابو داؤد، باب طب، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۹

اور اب ان احادیث کا موازنہ ذیل میں دیئے گئے سکین میں عبدالقادر جیلانی کی تعلیمات سے کیجئے جس میں انہوں نے تیز بخار اور دردِ زہ کی تکلیف سے دُوری کے لئے تعویذ بنانے کا طریقہ بتایا ہے۔

http://therealislam1.wordpress.com/

مردود سے اللہ کی پناہ مانگ۔ اللہ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی فرمایا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اگر کچھ بیمار ہوتے تو یہ ہی دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

میں خدائے بزرگ و برتر اور اس کے پاک کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو اس نے پیدا کر کے پھیلا دیا ہے اور ہر چوپائے کے شر سے کیونکہ میرا رب اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑنے والا ہے

قرآن مجید کو اور اللہ کے اسماءِ حسنیٰ کو بطور افسون پڑھنا بھی جائز ہے اللہ نے فرمایا ہے کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ دوسری آیت میں وارد ہے۔ هٰذَا الْكِتَابُ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ۔

حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے سلسلہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو (یعنی نظر بد کو) جھاڑا کرو۔ اگر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھ جاتی۔ تو نظر بڑھ جاتی۔

بخار کیلئے تعویذ بخار زدہ کے لئے تعویذ لکھ کر (گلے وغیرہ میں) ڈالا جا سکتا ہے۔ امام احمدؒ نے فرمایا مجھے بخار ہو گیا تو میرے لئے بخار کا یہ تعویذ لکھا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اِشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اللہ کے نام سے شروع ہے جو رحمٰن و رحیم ہے اللہ کے نام سے، محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اے آگ تو سلامتی کے ساتھ (حضرت) ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور انھوں نے ان سے فریب کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر ہم نے ان کو ذلیل و خوار کر دیا۔ اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب۔ اس تعویذ والے کو اپنی قوت سے شفا دے دے۔ اے ارحم الراحمین۔

درد زہ کا تعویذ ہمارے بعض ساتھیوں کا قول ہے کہ جس عورت کے بچہ دشواری سے پیدا ہوتا ہو تو وضع حمل کی آسانی کے لئے کسی پیالے یا دوسرے پاک برتن میں مندرجہ ذیل دعا لکھ کر پانی سے دھو کر کچھ عورت کو پلایا جائے اور کچھ اس کے سینہ پر چھڑکا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پالنے والا ہے، گویا وہ کفار اس کو اس دن دیکھیں گے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ نہیں ٹھہریں گے مگر ایک گھڑی دن کے برابر۔ قرآن کا پہنچانا حکم ہے۔ پس کافروں کی قوم کے سوا کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔

عبدالقادر جیلانی اور شب برأت

صحیح بخاری و مسلم میں کچھ احادیث ملتی ہیں جن میں ایک واقعے کا ذکر ہے جس کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جب وہ عائشہؓ کے حجرہ میں تھے اچانک اُٹھ کر جنت البقیع میں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر مدفون شہداء کے لئے دعا مغفرت کی۔ یہ حدیث عائشہ سے روایت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئیں اور انہیں تین بار آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے دیکھا اور بعد میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل بیان کی تو فرمایا کہ جبرائیل علیہ سلام اللہ کی طرف سے ایسا کرنے کا حکم لے کر آئے تھے۔ اور ہمارے ہاں اس سارے واقعے کو زبردستی ایک انتہائی اہمیت کے حامل مذہبی تہوار میں تبدیل کر دیا گیا اور یوں شب برائت ایجاد کی گئی۔ حالانکہ کسی صحیح حدیث سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ یہ واقعہ ۱۵ شعبان کو پیش آیا اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بھی کبھی نہیں دیا کہ ایسا کرنا تمام مسلمانوں کے لئے لازمی یا مستحب ہے یعنی کسی خاص رات کو قبرستان جا کر وہاں مدفون لوگوں کے لئے دعا مغفرت کی جائے۔ لیکن آج اسلام کے نام لیواؤں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ نا صرف دین میں ایک باقاعدہ تہوار ایجاد ہو گیا ہے بلکہ اور بہت سے بدعات اور خرافات بھی اسے سے جوڑ دی گئیں جنہیں ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

- ۱۵ شعبان کی رات کو اسلام میں ایک انتہائی مبارک رات کی حیثیت حاصل ہے جس میں اللہ تعالی زندگی، موت اور تقدیر کے فیصلے کرتا ہے لہٰذا اس رات کو کی گئی عبادت جیسے نوافل، اذکار اور دیگر عبادات کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔

http://therealislam1.wordpress.com/

۞ اس رات کی صبح یعنی اگلے دن روزہ یعنی سوم رکھنا باعث ثواب عمل ہے۔
۞ اس دن قبرستان میں اپنے عزیز و اقارب کی قبور پر جانا اور انکے لئے مغفرت کی دعا کرنا چاہیئے۔
۞ اسی طرح اس رات کو بچے اور بڑے مل کر ہندو تہوار دیوالی کی طرز پر آتش بازی بھی کرتے ہیں اور دن میں حلوہ پکا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔
۞ شیعہ فرقہ کا ماننا ہے کہ ۱۵ شعبان انکے بارہویں امام یعنی امام مہدی کی تاریخ پیدائش ہے۔

اس بدعتی تہوار کے حق میں دلائل اور اسے صحیح طور سے منانے کے طریقے ہمیں عبدالقادر جیلانی کی اسی کتاب غنیتہ میں مل جاتے ہیں، ملاحضہ کیجئے ذیل کی سکین تصویر جہاں وہ زبردستی یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے قران کو بھی نصف شعبان کی اس رات کو نازل کیا حالانکہ یہ معاملہ تو اللہ نے قران کی سورۃ القدر میں بیان کر دیا اور فرمایا کہ "بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے" اور اسی طرح سورۃ الدخان کی شروع کی آیات میں بھی بیان کیا کہ "روشن کتاب کی قسم ہے۔ ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا ہے۔" اور مزید قران میں اس حوالے سے بھی بتا دیا گیا کہ اللہ کی کتاب کو رمضان کے مہینے میں اتارا گیا جیسا کہ اللہ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۵ میں ارشاد فرماتا ہے "رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔" اسی طرح بخاری و مسلم کی صحیح احادیث میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بتایا کہ قران شب قدر کو نازل کیا گیا اور فرمایا کہ "اس رات کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو"۔ جبکہ یہاں پر حال یہ ہے کہ اتنے نامی گرامی عالم اور لوگوں کے "غوث الااعظم" فرما رہے ہیں کہ یہ نصف شعبان کی رات تھی۔

غنیۃ الطالبین ۲۵۱

...ملائکہ کے نفوس کی رقت (یعنی ایسا تاثر جو دعا رحمت کا باعث ہو) اور مومنوں کی طرف سے درود کا معنی ہے۔ پیروی و تبعیت کرنا۔

بعض دوسرے لوگوں نے کہا کہ اللہ کی طرف سے درود کا معنی ہے عزت بڑھانا اور درود ملائکہ کا معنی ہے تعظیم کا اظہار کرنا اور ...ت کے درود کا معنی ہے شفاعت طلب کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار رحمت فرماتا ہے۔ اس لئے ...شمند مومن کے لئے مناسب ہے کہ اس مہینہ میں غافل نہ رہے۔ بلکہ رمضان کے استقبال کی تیاری اس مہینہ میں کرلے ...پہلے سے توبہ کر کے گناہوں سے پاک ہو جائے۔ ماہ شعبان میں ہی اللہ کے سامنے زاری کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑے کیونکہ یہ مہینہ آپ ہی کا ہے تاکہ دل کی خرابی درست ہو جائے اور اندرونی بیماری کا علاج ہو جائے تاخیر ...اور ٹال مٹول نہ کرے کہ کل کو کر لوں گا۔ کیونکہ دن تین ہی ہیں۔ ایک وہ جو کل گذر گیا۔ ایک آج کا دن جو عمل کا دن ہے۔ ایک آنے ...والا کل جس کی امید ہی امید ہے۔ معلوم نہیں وہ اس کے لئے آئے یا نہیں۔ گذشتہ کل ایک نصیحت ہے آج کا دن ...غنیمت ہے۔ آنے والا کل صرف خیال ہے۔ اسی طرح مہینے تین ہیں۔ رجب تو گذر گیا۔ وہ لوٹ کر نہیں آئے گا۔ رمضان ...کا انتظار ہے معلوم نہیں اس مہینہ تک زندگی رہے یا نہ رہے۔ بس شعبان ہی ان دونوں کے درمیان ہے۔ اس لئے اسی میں ...رات کو غنیمت جانے۔

ایک شخص (بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ شخص حضرت عبداللہ رض بن عمر رض بن خطاب تھے) کو نصیحت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، مالداری کو افلاس سے پہلے۔ فراغت اوقات کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

شب برأت کیسی کیسی خصوصی رحمتوں نوازشوں اور فضیلتوں کی رات ہے

اللہ نے فرمایا ہے: حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا حٰم یعنی روز قیامت تک ...جو کچھ ہونے والا ہے۔ اللہ اس کا فیصلہ کر چکا۔

والکتاب المبین قسم ہے قرآن مجید کی۔ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ۔ ہم نے یہ قرآن برکت والی رات یعنی نصف شعبان کی رات میں نازل کیا۔ عکرمہ کے علاوہ اکثر اہل تفسیر کا یہی قول ہے۔ صرف عکرمہ کا قول ہے کہ لیلۃ مبارکۃ سے شب قدر مراد ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں بہت چیزوں کو مبارک فرمایا ہے۔ قرآن کو خود ہی مبارک کہا ہے۔ فرمایا ہے۔ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ۔ یہ قرآن برکت والی یاد داشت ہے جس کو ہم نے نازل کیا۔ قرآن کی برکت طرح طرح کی ہے۔ مثلاً جو شخص اس کو پڑھتا ...اور مانتا ہے۔ وہ ہدایت پاتا ہے اور دوزخ سے رہائی حاصل کر لیتا ہے۔ بلکہ یہ برکت اس کے باپ دادا اولاد تک پہنچتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اوراق میں دیکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ اللہ اس کے ماں باپ کے عذاب کو ہلکا کر دیتا ہے خواہ وہ کافر ہی ہوں۔

اللہ نے پانی کو بھی مبارک فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا ہے۔ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا۔ ہم نے اوپر سے برکت والا پانی نازل کیا۔ پانی کی ہی یہ برکت ہے کہ سب چیزیں اسی سے زندہ ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ۔ ہم نے ہر زندہ چیز کو بنایا تو کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے۔ پانی میں دس خوبیاں ہیں

http://therealislam1.wordpress.com/

عبدالقادر جیلانی اور ایصال ثواب

اسی طرح اپنی اس کتاب میں عبدالقادر جیلانی ایصال ثواب کی بدعت کی تعلیم بھی دیتے ہیں یعنی مُردہ انسانوں کے لئے رضاکارانہ طور پر نیک کام، ذکر واذکار اور عبادات وغیرہ کرکے اسکا ثواب انہیں ارسال کیا جائے۔

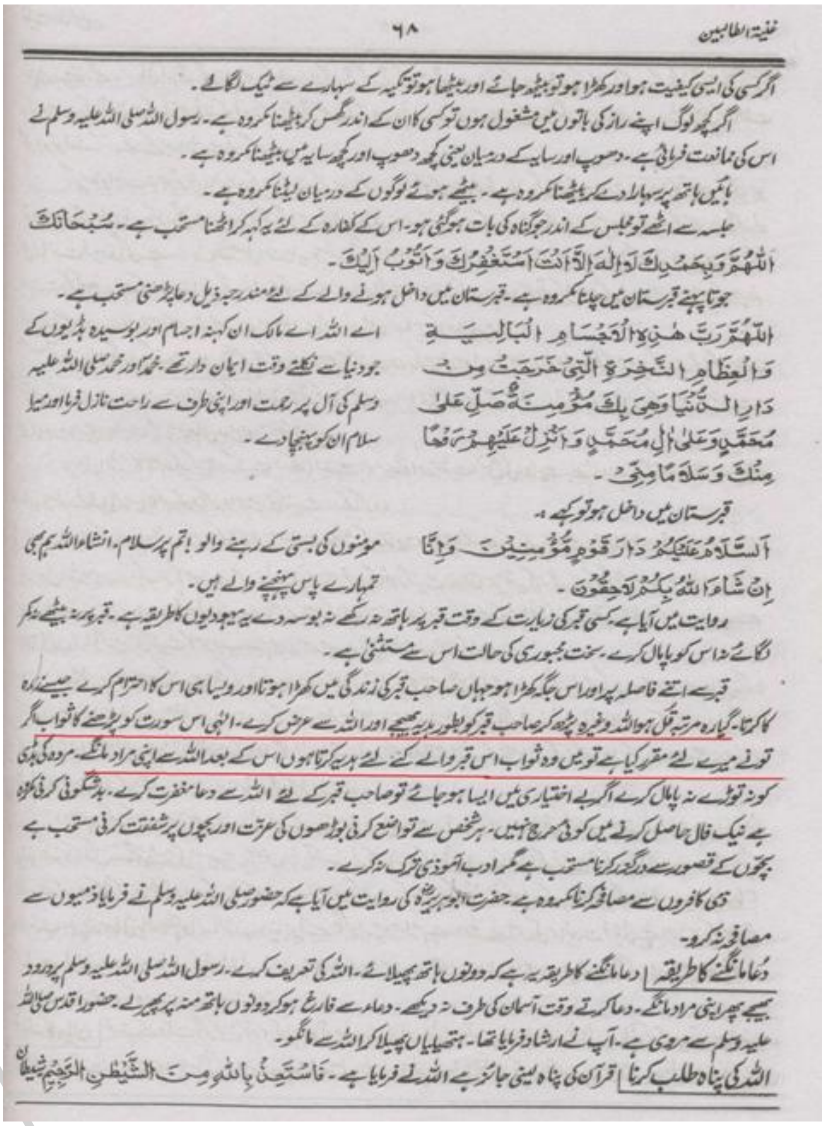

غنیۃ الطالبین ۶۸

اگر کسی کی ایسی کیفیت ہو اور کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو تکیہ کے سہارے سے ٹیک لگالے۔

اگر کچھ لوگ اپنے راز کی باتوں میں مشغول ہوں تو کسی کا ان کے اندر گھس کر بیٹھنا مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ دھوپ اور سایہ کے درمیان یعنی کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں بیٹھنا مکروہ ہے۔

بائیں ہاتھ پر سہارا دے کر بیٹھنا مکروہ ہے۔ بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان لیٹنا مکروہ ہے۔

جلسہ سے اٹھے تو مجلس کے اندر جو گناہ کی بات ہوگئی ہو۔ اس کے کفارہ کے لئے یہ کہہ کر اٹھنا مستحب ہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

جوتا پہنے قبرستان میں چلنا مکروہ ہے۔ قبرستان میں داخل ہونے والے کے لئے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الْأَجْسَامِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رَوْحًا مِنْكَ وَسَلَامًا مِنِّي۔

اے اللہ اے مالک ان کہنہ اجسام اور بوسیدہ ہڈیوں کے جو دنیا سے نکلتے وقت ایمان دار تھے۔ محمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت اور اپنی طرف سے راحت نازل فرما اور میرا سلام ان کو پہنچا دے۔

قبرستان میں داخل ہو تو کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔

مومنوں کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام۔ انشاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔

روایت میں آیا ہے۔ کسی قبر کی زیارت کے وقت قبر پر ہاتھ نہ رکھے نہ بوسہ دے یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ قبر پر نہ بیٹھے نہ ٹیک لگائے نہ اس کو پامال کرے۔ سخت مجبوری کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے۔

قبر سے اتنے فاصلہ پر اور اس جگہ کھڑا ہو جہاں صاحب قبر کی زندگی میں کھڑا ہوتا اور ویسا ہی اس کا احترام کرے جیسے زندہ کا کرتا۔ گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ وغیرہ پڑھ کر صاحب قبر کو بطور ہدیہ بھیجے اور اللہ سے عرض کرے۔ الٰہی اس سورت کو پڑھنے کا ثواب اگر تو نے میرے لئے مقرر کیا ہے تو میں وہ ثواب اس قبر والے کے لئے ہدیہ کرتا ہوں اس کے بعد اللہ سے اپنی مراد مانگے۔ مردوں کی ہڈی کو نہ توڑے نہ پامال کرے اگر بے اختیاری میں ایسا ہو جائے تو صاحب قبر کے لئے اللہ سے دعا مغفرت کرے۔ بدشگونی کرنی مکروہ ہے نیک فال حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہر شخص سے تواضع کرنی بوڑھوں کی عزت اور بچوں پر شفقت کرنی مستحب ہے بچوں کے قصور سے درگذر کرنا مستحب ہے مگر ادب آموزی ترک نہ کرے۔

ذمی کافروں سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمیوں سے مصافحہ نہ کرو۔

دُعا مانگنے کا طریقہ دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پھیلائے۔ اللہ کی تعریف کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر اپنی مراد مانگے۔ دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ ہتھیلیاں پھیلا کر اللہ سے مانگو۔

اللہ کی پناہ طلب کرنا قرآن کی پناہ لینی جائز ہے اللہ نے فرمایا ہے۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ شیطان

اس کتاب کے علاوہ دیگر بہت سی کتابوں میں بھی عبدالقادر جیلانی کے حوالے سے بے شمار مافوق الفطرت کارنامے اور انکے حوالے سے کئے ہوئے بہت سے حیران کن دعوے مل جاتے ہیں جیسے کہ عبدالحق محدث دہلوی کی اخبار الاخیار وغیرہ جن میں عبدالقادر جیلانی کے ہوا میں اڑنے کے قصوّں سے لے کر غیب کا تمام علم رکھنا اور دیگر بہت سے کہانیاں ملتی ہیں اور نتیجتاً امت میں شخصیت پرستی کے رجحان کو تقویت ملتی ہے اور لوگ قران وحدیث سے سبق لینے کی بجائے ان طلسماتی کہانیوں کو پڑھ کر خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں میں بھی یہی گمراہی پھیلاتے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ ہمیں ایسے تمام معاملات میں لوگوں یا ان گمراہ فرقوں کے پیچھے لگ کر ہر کام کرنے کی بجائے خود قران و صحیح حدیث کو کھول کر تحقیق کرنا چاہیئے اور صرف اسی صورت میں یہ عقدہ کھلتا ہے کہ اسلام کے لبادے موجود بہت سے جھُوٹے عقائد اور عبادات در حقیقت بدعات یا دین میں کی گئی اختراعات ہیں جن کا اللہ کے دین، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور صحابہ کرامؓ کے طریقے سے کوئی تعلق نہیں بلکہ بہت سے معاملات میں تو یہ تمام عقائد و رسومات قران و حدیث کے احکام کے قطعی منافی نظر آتے ہیں۔ایسی صورتحال میں بحیثیت مسلمان ہمارے اندر میں ایسے تمام عقائد و رسومات کا ردّ کرنے یا انکا حصہ نہ بننے کا حوصلہ ہونا چاہیئے اور ہمیں ان کا انکار اس بات سے ماورا ہو کر کرنا چاہیئے کہ ان بدعات کو پھیلانے والوں کے نام کتنے بڑے ہیں یا وہ کتنی مشہور شخصیات ہیں کیونکہ ایک مسلمان کے لئے دین کے احکامات اور انکی تصدیق کا پیمانہ قران و حدیث ہیں نہ کہ مشہور لوگ جن کے نام تو بہت بڑے ہیں اور جنکے القابات کی قطار بھی بہت لمبی ہے لیکن انکی تعلیمات قران و حدیث کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں۔ لہٰذا ایسے تمام بڑے بڑے ناموں اور انکی دین میں کی گئی اختراعات کا ردّ اور اس سب سے برأت کا اظہار ایمان کی تکمیل کے لئے لازمی شرط ہے بلکہ دوسروں کو بھی ان سے بچانے کی کوشش کرنے چاہیئے تاکہ لوگ اصل دین سے روشناس ہو سکیں اور ہر عقیدے، رسم اور تہوار کو قران و حدیث کی کسوٹی پر پرکھیں اور دیکھیں کہ آیا ان کا اسلام سے کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں۔

مضمون کے آخر میں ایک مرتبہ پھر ہم اپنے پڑھنے والوں کو [طاغوت کی صحیح نشاندہی اور اسکے انکار] کی اہمیت کا احساس دلانا چاہیں گے اور گذارش کریں گے کہ ان معاملات پر خود غور کریں اور دین کو سمجھنے کے لئے ذاتی تحقیق کی اہمیت کو سمجھیں۔ اسلام شخصیت پرستی کا دین نہیں لیکن بدقسمتی سے آج ہمارے دین اسلام کو خود سمجھنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی شخصیت پرستی ہے۔ لہٰذا ہماری سب قارئین سے یہی گذارش ہے کہ گیارہویں کی اس بدعت اور اس جیسی دیگر تمام بدعات سے اپنے آپکو دور رکھیں اور اپنے عزیز و اقارب، دوست واحباب اور جاننے والوں کو بھی یہی باور کرائیں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

http://therealislam1.wordpress.com/